اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقبول فرمایا ہے
صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرۂ مشائخِ چشتیہ صابریہ

# اِقتباسُ الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

کتاب ہذا کے متعلق بشارت نبویؐ صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرہ مشائخِ چشتیہ صابریہ

# اِقتباس الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

نام کتاب ........ اقتباس الانوار

مترجم ........ مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی

........ اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷

اشاعت ........ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء

تعداد ........ پانچ صد ( ۵۰۰ )

طباعت ........ حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور

ناشر ........ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے فرزند رسول! میں مسکین ہوں غریب ہوں، **عیال** دار ہوں مجھے کچھ عطا
فرمایا جاوے۔ امام حسینؓ نے فرمایا بیٹھ جاؤ ہمارا رزق آنے والا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد
کسی نے حضرت امیر معاویہؓ کی طرف پانچ تھیلے دیناروں سے بھرے ہوئے پیش کئے۔ ہر
تھیلے میں ایک ہزار دینار تھے۔ اس نے کہا کہ امیر معاویہؓ معافی مانگ رہے ہیں اور کہتے
ہیں کہ یہ تھوڑی سی رقم خرچ کریں بعد میں زیادہ پیش کروں گا۔ امام حسینؓ نے وہ پانچوں تھیلے اس سائل
کو دے کر فرمایا کہ معاف کرنا تم کو بہت تکلیف ہوئی ہے۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس قدر
تھوڑی سی رقم آرہی ہے تو تجھے انتظار میں نہ رکھتا۔ ہمارے پاس یہی کچھ تھا جو تم کو دے دیا۔ ہم اہل
بلا ہیں راحتِ دنیا ترک کر چکے ہیں۔ ہم نے اپنی مراد کم کر دی ہے اور زندگی دوسروں کی مراد پوری
کرنے میں صرف کر رہے ہیں۔

کتاب سبع سنابل میں لکھا ہے کہ ایک دن امیر المومنین حضرت حسینؓ اپنے مہمانوں کے
ساتھ دسترخوان پر تشریف رکھتے تھے کہ خادم کے ہاتھ سے گرم آش کا پیالہ گر کر امام موصوف کے
سر پر لگا اور ٹوٹ گیا۔ آپ نے اُسے ادب سکھانے کی خاطر غصّے سے دیکھا۔ اس نے ڈر کے
مارے فوراً قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی والکاظمین الغیض (یعنی مومن غصّہ پی جاتے
ہیں) آپ نے فرمایا میں نے غصّہ ختم کر دیا۔ اس نے مزید کہا کہ والعافین الناس۔
(یعنی مومن وہ ہے جو لوگوں کے قصور معاف کرتا ہے) آپ نے فرمایا میں نے تمہارا قصور معاف
کیا۔ اس نے کہا واللہ یحب المحسنین اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں
سے محبت کرتا ہے) امام حسینؓ نے فرمایا کہ میں نے تجھے آزاد کیا۔

"کتاب جامع السلاسل" میں لکھا ہے کہ ایک دن امام حسنؓ اور امام حسینؓ رسول خدا صلی اللہ
کے سامنے کشتی کر رہے تھے۔ آنحضرت صلعم نے امام حسنؓ سے فرمایا کہ حسینؓ کو پکڑو۔ یہ سُن
کر حضرت فاطمہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ بڑے بیٹے سے فرما رہے ہیں کہ چھوٹے کو پکڑو
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس وقت جبرائیل حسینؓ کو کہہ رہے ہیں کہ حسنؓ کو پکڑو۔ حضرت بی بی عائشہ
صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ جبرائیل کے ساتھ بیٹھے تھے کہ امام حسینؓ آئے
جبرائیل نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میرا بیٹا ہے۔ اور ان کو گود میں بٹھایا۔

جبرائیلؑ نے کہا کچھ دیر کے بعد لوگ ان کو قتل کر دیں گے۔ آپؐ نے پوچھا کہ کون قتل کرے گا۔ جبرائیلؑ نے کہا کہ آپ کی امت میں سے ایک گروہ ان کو قتل کرے گا۔ اگر آپ چاہیں تو میں بتاؤں کہ کون سی زمین پر ان کو قتل کریں گے۔ چنانچہ جبرائیلؑ نے ارض کربلا کی طرف اشارہ کیا اور وہاں سے کچھ سرخ مٹی اٹھا کر رسول خدا صلعم کو دکھائی کہ یہ ان کے مقتل کی خاک ہے۔ شواہد النبوت میں لکھا ہے کہ ام الحارث نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ جس سے مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا دیکھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے یہ دیکھا کہ کسی نے آپ کے گوشت کا ٹکڑہ کاٹ کر میری گود میں ڈال دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے صحیح خواب دیکھا ہے۔ فاطمہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں آئے گا۔ کتاب مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک دن سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین حسینؓ کو اپنی دائیں ران پر اور اپنے بیٹے ابراہیم کو بائیں ران پر بٹھا رکھا تھا۔ کہ جبرائیلؑ نے آکر عرض کیا کہ اللہ تعالٰے ان دونوں کو تمہیں نہیں دے گا۔ بلکہ ایک کو لے لے گا۔ اب آپ جس کو پسند فرماویں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حسین فوت ہو جائے تو ہم تین یعنی میںؐ، علیؓ اور فاطمہؓ کو تکلیف ہوگی۔ اگر ابراہیم فوت ہو جائے تو صرف مجھے تکلیف ہوگی۔ اس لئے میں صرف اپنا غم پسند کرتا ہوں۔ اس کے تین دن کے بعد حضرت ابراہیمؓ کا وصال ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر ان کے چہرہ مبارک پر بوسہ دیا اور فرمایا اھلا و مرحبا فدیتہ یا نبیؐ ابراہیم۔

## یزید کے ساتھ جنگ

"مراۃ الاسرار" میں "تاریخ طبری" سے منقول ہے کہ جب حضرت معاویہؓ نے وفات پائی۔ اور ان کی وصیت کے مطابق یزید بن معاویہؓ تخت نشین ہوا اور تمام اہل شام نے اس کی بیعت کی۔ تو اس نے ولید بن عقبہ حاکم مدینہ کو حکم دیا کہ ان چار شخصوں سے میری بیعت لو، حسینؓ بن علیؓ، عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ۔ چنانچہ ولید نے مروان بن حکم سے مشورہ کر کے ان چار حضرات کو بیعت کی دعوت دی۔ لیکن وہ شر و فساد سے بچنے کے لئے مکہ معظمہ چلے گئے۔ یہ خبر سن کر اہل کوفہ خوش ہوئے اور امام حسینؓ کی خدمت میں قاصد بھیجے کہ آپ خلافت کے لئے کھڑے ہو